



ماہنامہ

الفلاح

AL-FALAH

October 2020

ALFALAH YOUTH FORUM 0307-0559827

اکتوبر ۲۰۲۰



غور کس چیز پر---؟

دنیا کے سارے راستے قبرستان کی طرف جاتے ہیں۔

فہرست

01	حضرت علی کرم اللہ عزیز کی وصیت
03	ٹپریشن
04	نامیدی
05	خودکشی
07	امامت
08	علامہ اقبال
08	واصف علی واصف

مدیر: محمد علی

رسالہ فی سبیل اللہ حاصل کرنے
لیے درج ذیل نمبر پر میج کریں۔

0307-0559827

join us on

Facebook:

[www.facebook.com/
Alfalalyouthforum](https://www.facebook.com/Alfalalyouthforum)

join us on

YouTube:

Alfalal Youth Forum

join us on

Whatsapp:

[Name Join Al Falah] SMS to
0302-7396939

(for example)

[Usman Join Al Falah] SMS to 0302-7396939

حضرت علیؑ کی وصیت

حضرت علیؑ نے مثالی زندگی گزارنے کے لیے جو وصیت کی اس میں سے چند اقتباس:

یہ وصیت ہے اس باپ کی جس کا خاتمہ قریب ہے۔ جو مانتا ہے کہ بدلتا وقت اپنے ساتھ سختیاںلاتا ہے۔ جس نے دنیا سے منہ موڑ لیا ہے، جو حالات کی مصیبتوں کے سامنے بے بس ہے، جو زمانے کی براٹیوں کو اچھی طرح جانتا ہے، جو پہلے ہی چلے جانے والوں کی بستی میں رہ رہا ہے اور جس کا اس علاقے سے کسی بھی دن چل چلاو ہے۔

بیٹے! زمانے کی گردش، دنیا کی بے وفائی اور آخری وقت کے قریب آجائے سے یہ ہوا کہ جی چاہا کہ سب کو بھول جاؤں، ہر طرف سے آنکھیں موند لوں اور اپنے سوا کسی کی فکر نہ کروں، اور جب میں نے دوسروں کی فکر چھوڑ کر خود کو اپنی ہی فکروں تک محدود کر لیا تو میری عقل نے مجھے خواہشات سے روک دیا اور مجھے ان سے بچالیا، نتیجہ یہ ہوا کہ اپنے معاملات مجھے صاف نظر آنے لگے اور میں اس سچی حقیقت تک پہنچ گیا ہوں جس میں غیر سنجیدہ باتوں کا دخل نہیں اور اس سچائی کو جان گیا ہوں جس میں جھوٹ کی ذرا سی جھلک بھی نہیں۔

اپنے دل کو نصیحتوں اور اچھی باتوں سے زندہ رکھنا اور اپنی نیکیوں سے اس دل کی خواہشوں کو مار رکھنا، اسے یقین کے ذریعے مضبوط رکھنا، موت کو یاد رکھ کر اسے قابو میں کرنا، اسے سمجھانا سب کا خاتمہ یقینی ہے، دنیا کے

حادیث اس کے سامنے لانا، زمانے کے اتار چڑھاؤ سے اسے ڈرانا، گزرے ہوؤں کے حالات اس کے سامنے رکھنا، تم سے پہلے والوں پر جو گزری اسے یاد دلانا، ان کے گھروں اور گھنڈروں کو جا کر دیکھنا، اور دیکھنا کہ دنیا میں وہ کیا کرتے رہے، کہاں چلے گئے، کہاں اترے اور کہاں ٹھرے۔ دیکھو گئے تو تمہیں صاف نظر آئے گا کہ وہ دوستوں سے منہ موڑ کر چل دیے اور وقت دور نہیں جب تمہارا شمار بھی ان میں ہونے لگے۔ لہذا اپنی اصل منزل کے لیے بندوبست کر لو، اپنی آخرت فتح کر دنیا نہ خریدو، دوسروں کو نیکی کی راہ پر لگاؤ تاکہ خود بھی نیکوں میں گئے جاؤ۔ ہاتھ اور زبان کے ذریعے برائی سے روکتے رہو، جہاں تک ہو سکے بُروں سے الگ رہو۔

اگر کوئی بات تمہاری سمجھ میں نہ آئے تو ماننے سے انکار نہ کر دینا بلکہ یہ سوچ کر اس پر غور کرنا کہ تم کم سمجھ ہو، کیونکہ جب تم پیدا ہوئے تھے تو نا سمجھ تھے، پھر رفتہ رفتہ تمہیں علم حاصل ہوا اور ابھی نہیں معلوم کتنی باتیں ہیں جن سے تم بے خبر ہو، ایسی باتیں جن پر عقل حیران رہ جاتی ہے اور نگاہ بہک جاتی ہے لیکن بعد میں صحیح بات نظر آتی ہے۔ لہذا اس مالک سے وابستہ رہو جس نے پیدا کیا ہے، روزی دی ہے اور تمہیں سلیقے اور قرینے سے بنایا ہے۔ اب اسی کی عبادت کرو، اسی کی طرف دیکھتے رہو اور اسی سے ڈرتے رہو۔

بیٹے، تمہیں آخرت کے لیے پیدا کیا گیا ہے، دنیا کے لیے نہیں، تم مٹ جانے کے لیے بنائے گئے ہو، ہمیشہ باقی رہنے کے لیے نہیں، تم اس گھر میں ہو جسے ہر حال میں چھوڑنا ہے اور جہاں صرف ضرورت کا سامان آگھٹا کرنا ہے۔

(ماخوذ از کتاب: معاملات حضرت علی رضی اللہ عنہ)

ڈپریشن

ڈپریشن دور جدید کی ایک بڑی عام بیماری ہے، مگر پاکستان میں یہ بیماری بہت پھیل چکی ہے۔ اس بات کا اندازہ عالمی ادارہ صحت کی 2019 کی اس رپورٹ سے لگایا جاسکتا ہے جس کے مطابق دنیا بھر میں ساڑھے چار فی صد جبکہ پاکستان میں چوتیس فی صد لوگ ڈپریشن کا شکار ہیں۔ یوں تقریباً ہر تیسرا پاکستانی ڈپریشن کے مرض کا شکار ہے۔

پاکستان جیسے ملک میں جہاں ماہر نفیسات تو کجا عام ڈاکٹر تک ہر شخص کی رسائی ممکن نہیں ہے، وہاں اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ یہ بے یار و مددگار لوگ کیسی تکلیف سے گزرتے ہوں گے۔ تاہم اس حوالے سے ایک ثابت چیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اتنی غیر معمولی ذہنی طاقت عطا کی ہے کہ ڈپریشن کو ہم اپنی قوت ارادی کے بل بوتے پر ٹکست دے سکتے ہیں۔

ڈپریشن کو ٹکست دینے کے لیے پہلی بنیادی چیز زندگی میں کسی مقصد کا ہونا ضروری ہے۔ ڈپریشن مایوسی، افسردگی، بے عملی اور بے دلی کا نام ہے۔ انسان کی زندگی میں کوئی مقصد آجائے تو انسان ان میں سے ہر چیز کو اٹھا کر پھینک دیتا ہے اور سر اپا عمل بن جاتا ہے۔ یہ مقصد اگر جنت کا حصول ہو تو وہاں ملنے والی نعمتوں کا یقین انسان کی ہر افسردگی کو دور کر کے اسے سرشار کر دیتا ہے۔

ڈپریشن کو دور کرنے والی دوسری چیز بندوں کے ساتھ خدمت اور خالق کے ساتھ عبادت کا تعلق ہے۔ یہ دونوں چیزیں انسان کو اندر سے سکون دیتی ہیں اور انسان میں سے پڑ مردگی اور مایوسی کو دور کرتی ہیں۔ خدا کے ساتھ شکر، صبر اور توکل کی شکل میں زندہ تعلق قائم کیا جانا بھی ڈپریشن کو بھگا دیتا ہے۔ انسان جب ہر موقع پر خدا کی نعمتوں کو دیکھتا، زندگی میں موجود مشکلات پر خدا کی رضا کے لیے صبر کرتا اور مستقبل کے ہر مسئلے کو خدا کے حوالے کر کے اس پر توکل اور بھروسہ کرتا ہے تو انسان کی روح بہت ہلکی ہو جاتی ہے۔ یہی وہ چیز ہیں جو ہم اپنی زندگی میں یکسوئی سے اختیار کر لیں تو ڈپریشن سے بڑی حد تک نجات پاسکتے ہیں۔

نامیدی

دنیا میں ہر سال آٹھ لاکھ افراد اپنے ہی ہاتھوں اپنی زندگی کا خاتمہ کرتے ہیں۔“ یہ رپورٹ ہے عالمی ادارہ صحت کی ، جس کے مطابق ہر چالیس سینڈ میں ایک انسان خودکشی کر رہا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ انسان اس حد تک کیسے چلا جاتا ہے کہ وہ خودکشی پر مجبور ہو جاتا ہے۔ جواب ایک ہی ہے : مایوسی اور نامیدی، خودکشی پر تحقیق کے بعد یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس فعل کے مرتكب ہونے والے شخص کا جو بھی مسئلہ ہوتا ہے وہ سب سے پہلے اس کی امید پر حملہ آور ہوتا ہے ۔ ”امید“ کو ”نامیدی“ میں بدلتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ اس کو بھڑکاتا رہتا ہے ۔ یہاں تک کہ اس کے یارِ گرد مایوسیوں کے اندر ہیرے چھا جاتے ہیں ۔ اس کو زندگی میں کوئی امید نظر نہیں آتی اور بالآخر وہ اپنی جان لے لیتا ہے۔

لہذا کوشش کریں کبھی بھی امید کا دامن نہ چھوٹنے پائے، کتنی بھی بڑی مصیبت آجائے نقسان ہو جائے ہمیشہ رب ذوالجلال کا شکر ادا کرتے رہیں کیونکہ ایک چیز ہم سے دور ہوتی ہے لیکن رب العالمین کی بے شمار نعمتیں ہمارے پاس موجود ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کاشکر ادا کریں کئے تو دنیا اور آخرت میں پُر سکون رہیں کئے۔ (محمد علی)

خودکشی

میں اور علی کافی شاپ پر بیٹھے تھے اور علی بہت دیر سے باتیں کر رہا تھا اور میں اس سوچ میں گم تھا کہ کیا مسلمان بھی کبھی ماہیوس ہو سکتا ہے کیا مسلمان ڈپریشن کا شکار ہو سکتا ہے، کیا مسلمان خودکشی کر سکتا ہے یہ کچھ سوال مجھے بے چین کر رہے تھے اور علی ایک کے بعد ایک خودکشی کا واقعہ سنائے جا رہا تھا، میں اب بھی خاموش نظرؤں سے علی کا چہرہ دیکھ رہا تھا، آخر تنگ آکر میں نے علی کو عنصے سے کہا یار پلیز کوئی اور بات کرو، یہ باتیں سننے کی مجھ میں اور طاقت نہیں،

علی نے لمبا سانس لیا غصے سے مجھے دیکھا اور سخت لمحے میں کافی شاپ پر بیٹھے سب لوگوں کو متوجہ کرتے ہوئے کہنے لگا "آج میں آپ سے ہاتھ جوڑ کر درخواست کرتا ہوں کبوتر کی طرح آنکھیں بند کرنا چھوڑ دو، ہم کب تک اسی طرح آنکھیں بند کیے رکھیں گے اور ڈپریشن، ماہیوسی، اور پریشانی ہمارے بھائیوں کو موت کے گھاٹ اتارتی رہے گی، آخر کب تک ہم اس طرح بے حس بنے رہیں گے، اب وقت آگیا ہے کہ ہم گالی گلوچ اور طنز کو چھوڑ کر محبتیں پھیلانیں، مشکلوں کی جگہ آسانیاں پیدا کریں"

علی کا یہ غصہ بلکل جائز تھا کیونکہ اسے ابھی ایک موت کی خبر ملی تھی جی ہاں پریشانی اور ماہیوسی کی ملی بھگت سے ہوئی ایک موت کی اور وہ ایک موت پہلی موت نہیں تھی اس ایک سال کے دوران اس ایک خاندان کی پریشانی کے ہاتھوں تیسری موت تھی یہ تو صرف ایک خاندان کی تیسری تھی دنیا میں تو ہر چالس سیکنڈ کے بعد ایک خودکشی ہو رہی ہے اور ہم سب آنکھیں بند کیے بیٹھے ہیں،

غیر مسلم تو خود کشی کر سکتا ہے ایک مسلمان کیسے کر سکتا ہے کہیں ہم نسلی مسلمان تو نہیں کہ جو صرف مسلمانوں کی نسل سے پیدا ہونے پر مسلمان کہلاتے ہیں، کیونکہ اللہ کو مانتے والا تو مایوس ہو ہی نہیں سکتا، یہ بات آج اپنے ضمیر سے اپنے آپ سے اکیلے بیٹھ کر ضرور پوچھیئے گا، علی ابھی تک جذبات سے باہر نہیں آ رہا تھا میں نے اسے بیٹھنے کا کہا تو وہ پھر چہرے پر غصے کے اثر ظاہر کرتے ہوئے کہنے لگا:

"کاش ہمیں سمجھ آجائے کہ جیسے گاڑی ، موڑ سائیکل اور دنیا کی ہر مشین چلانے کے لیے ٹریننگ کی ضرورت ہوتی ہے ایسے ہی انسان کو اپنے آپ کو چلانے کے لیے بھی ٹریننگ کی ضرورت ہوتی ہے کاش ہم آج یہ بات سمجھ جائیں ورنہ ہم ہر روز اپنے پیاروں کی لاشیں اٹھائیں گے اور پھر یہ وبا ہمارے کنڑوں سے باہر ہو چکی ہوگی، پھر ایک دن میں اور آپ بھی اس وبا کے ہاتھوں دنیا کو خیر آباد کہہ دیں گے،

لہذا آج اپنے آپ سے وعدہ کریں کہ " دنیا کو اس بیماری سے نجات دلانے میں اہم کردار ادا کروں گا، اگر اور کچھ نہیں کر سکا تو کم از کم اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی کی پریشانی میں اضافہ نہیں کروں گا " کیونکہ پریشان حال انسان پر ہنسنا زخم پر نمک چھڑکنے کے متراوٹ ہے.

مایوسی اور گناہ، گندگی اور بدبو کی طرح ایک دوسرے سے
جڑے ہوئے ہیں۔

امامت

قیادت اور امامت ہر انسان کو نصیب ہوتی ہے جیسے کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم سب راعی (حاکم) ہو اور تم سب اپنی رعیت (عوام) کے بارے میں سوال کیے جاؤ گے۔ اس سے مراد سیاسی حکومت بھی ہے اور روز مرہ کی زندگی میں ہر انسان کے ماتحت جو لوگ اس کے زیر نگرانی یا اس کے ساتھ منسلک ہیں ان پر قیادت کے فرائض بھی۔

لوگوں کی قیادت سے پہلے انسان کو اپنے نفس پر قیادت کی مہارت حاصل کرنا لازم ہے کیونکہ جو ہتھکنڈے انسان کا اپنا ذاتی نفس اس کے اپنے خلاف استعمال کریگا لوگوں کا نفس بھی آپکی قیادت کے خلاف ویسے ہی چالبازیاں کریگا۔ اس لئے عربی کا یک مشہور مقولہ ہے من ادرک سیاست نفہ فقد ادرک سیاستہ الناس یعنی جو شخص اپنے نفس کی سیاست کو سمجھ گیا وہ لوگوں کی سیاست بھی سمجھ جائیگا۔

لوگوں کو حوصلہ دینا اور راستہ دکھانا ہی انکی اصل خدمت ہے۔

علامہ اقبال

خبر نہیں کیا ہے نام اس کا، خدا فریبی کہ خود فریبی
عمل سے فارغ ہوا مسلمان، بنا کے تقدیر کا بہانہ

واصف علی واصف

اگر زندگی کا کیا ہوا حاصل آخرت میں کام نہیں آتا تو،
اس حاصل کو محرومی کہو۔

اگر یہ پتہ ہو کہ تھوڑی دیر بعد سب بکرے ذبح ہو
جانمیں گئے، تو اب کیا لڑنا۔

الفلاح یو تھ فورم کا مقصد مایوسی کے اندر ہیروں میں
ڈوبے لوگوں کے دلوں میں امید پیدا کرنا ہے۔

اگر آپ کو ہمارا کام اچھا لگے تو رضا کارانہ تعاون فراہم کرنے
کے لیے درج ذیل نمبرز پر نام اور پتہ لکھ مسج کریں۔

0347-0552110 , 0307-0559827

الفلاح یو تھر فورم

قیام کے مقاصد

- ★ مقدس اوراق کے لیے محفوظ جگہ فراہم کرنا
- ★ فقہی مسائل سے آگاہی
- ★ نوجوان نسل میں تعمیری اور فلاحتی کاموں کے لیے شعور کی بیداری
- ★ نوجوانوں کو صلاحیتوں کے اظہار کے موقع کی فراہمی
- ★ معاشرتی اور اخلاقی اقدار کا تحفظ
- ★ نوجوان نسل میں اتحاد اور ہم آبندگی کا فروغ
- ★ طلباء کے لیے اکیڈمیز کا قیام
- ★ کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد
- ★ عطیہ خون

ہم نے صرف سوچنے کا انداز بدلتا ہے، زندگیاں خود ہی بدل جائیں گی۔